

## 26865 - رمضان کی قضاء میں دوسرا رمضان شروع ہونے تک تاخیر کرنا

### سوال

میں نے حیض کی بنا پر کئی برس سے رمضان میں بعض ایام کے روزے نہیں رکھے اور ابھی تک نہیں رکھ سکی، مجھے کیا کرنا ہوگا؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ جس نے بھی رمضان المبارک کے روزے نہ رکھے اس پر آئندہ رمضان آنے سے قبل روزوں کی قضاء کرنی واجب ہے .

اس میں انہوں نے مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ : ( میرے ذمہ رمضان المبارک کے روزہ ہوتے تو میں اس کی قضاء شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں کرسکتی تھی، اور یہ نبی کریم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کی بنا پر ) صحیح بخاری ( 1950 ) صحیح مسلم ( 1146 )

حافظ بن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شعبان میں حرص کی بنا پر یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ رمضان کے روزوں کی قضاء میں اتنی تاخیر کرنی جائز نہیں کہ دوسرا رمضان شروع ہو جائے اھ .

اور اگر کسی نے رمضان کی قضاء میں اتنی تاخیر کر دی کہ دوسرا رمضان بھی شروع ہو گیا تو یہ دو حالتوں سے خالی نہیں :

پہلی حالت :

یہ تاخیر کسی عذر کی بنا پر ہو، مثلاً اگر وہ مریض تھا اور دوسرا رمضان شروع ہونے تک وہ بیمار ہی رہا تو اس پر تاخیر کرنے میں کوئی گناہ نہیں کیونکہ یہ معذور ہے، اور اس کے ذمہ قضاء کے علاوہ کچھ نہیں لہذا وہ ان ایام کی قضاء کرے گا جو اس نے روزے ترک کیے تھے.

دوسري حالت :

بغير کسی عذر کے تاخير کرنا : مثلا اگر وہ قضاء کرنا چاہتا تو کرسکتا تھا لیکن اس نے آئندہ رمضان شروع ہونے تک قضاء کے روزے نہیں رکھے .

تو یہ شخص بغير کسی عذر کے قضاء میں تاخير کرنے پر گنہگار ہوگا، اور علماء کرام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس پر قضاء لازم ہے، لیکن قضاء کے ساتھ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانے میں اختلاف ہے کہ آیا وہ کھانا کھلائے یا نہیں ؟

آئمہ ثلاثہ امام مالک، امام شافعي اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس کے ذمہ کھانا ہے اور انہوں نے اس سے استدلال کیا ہے کہ: بعض صحابہ کرام مثلا ابوہریرہ اور ابن عباس رضي اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ ثابت ہے .

اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ قضاء کے ساتھ کھانا کھلانا واجب نہیں .

انہوں اس سے استدلال کیا ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے رمضان میں روزہ چھوڑنے والے کو صرف قضاء کا حکم دیا ہے اور کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا، فرمان باري تعالیٰ ہے:

اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر وہ دوسرے ایام میں گنتی پوري کرے البقرة ( 185 )

دیکھیں: المجموع ( 6 / 366 ) المعني ( 4 / 400 )

اور امام بخاري رحمہ اللہ نے اپنی صحیح بخاري میں اس دوسرے قول کو ہی اختیار کیا ہے. امام بخاري کہتے ہیں:

ابراہیم نخعي رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: جب کسی نے کوتاہی کی حتی کہ دوسرا رمضان شروع ہو گیا تو وہ روزے رکھے گا اور اس کے ذمہ کھانا کھلانا نہیں اور ابی ہریرہ رضي اللہ اور ابن عباس رضي اللہ تعالیٰ عنہم سے مرسل مروی ہے کہ وہ کھانا کھلائے گا، پھر امام بخاري کہتے ہیں: اور اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا: ( دوسرے ایام میں گنتی پوري کرے ) اھ .

اور شیخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالیٰ کھانا کے عدم وجوب کا فیصلہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اور رہا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال جب قرآن مجید کے ظاہرا خلاف ہوں تو اسے حجت ماننا محل نظر ہے، اور یہاں کھانا کھلانا قرآن مجید کے ظاہرا خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو صرف دوسرے ایام میں گنتی پوري کرنا واجب قرار دیا ہے، اس سے زیادہ کچھ واجب نہیں کیا، تو اس بنا پر ہم اللہ کے بندوں پر وہ لازم نہیں کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر لازم نہیں کیا لیکن اگر دلیل مل جائے تو پھر تا کہ ذمہ سے بري ہوسکیں، ابن عباس اور ابو

هريره رضى الله تعالى عنهم سے جومروي ہے یہ ممکن ہے کہ اسے استحباب پر محمول کیا جائے نہ کہ وجوب پر، تو اس مسئلہ میں صحیح یہی ہے کہ اس پر روزوں سے زیادہ کسی چیز کو لازم نہیں کیا جائے گا، لیکن تاخیر کی بنا پر وہ گنہگار ضرور ہے۔ اھ

دیکھیں: الشرح الممتع ( 6 / 451 )

اور اس بنا پر واجب تو صرف قضاء ہی ہے، اور جب انسان احتیاط کرنا چاہے تو ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائے تو بہتر اور احسن اقدام ہوگا۔

(اگر تو اس نے بغیر کسی عذر کے تاخیر کی ہے تو) سوال کرنے والی کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے اور یہ عزم کرے کہ آئندہ مستقبل میں اس طرح کا کام نہیں کرے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رضا و خوشنودی اور پسند کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والله اعلم .